ضبطِ تحریر
شیخ حبیب الرحمان بٹالوی

ایک سابق ٹی وی، فلم اداکار عابد بٹ کی باتیں

اللہ پاک ہمیں ایک نمبر مسلمان بنادے

فلمی دنیا سے تبلیغی دنیا تک
اندھیروں سے اجالوں کی طرف

میں لاکھوں کماتا اور کروڑوں کی بے سکونی میرے دل میں گھر کئے ہوئے تھی

سابق ٹی وی، فلم اور سٹیج اداکار جناب عابد بٹ نے گزشتہ سال فلمی دنیا کو خیر باد کہا اور سچی توبہ کر کے تبلیغ دین کے عملِ خیر کیلئے اپنے آپ کو وقف کردیا۔ وہ نہ صرف خود اس اہم فریضہ کی انجام دہی میں جُت گئے بلکہ اپنی اہلیہ کو بھی دعوت الی الخیر کے سفر میں شامل کرلیا۔ وہ ایک سال سے تبلیغی جماعت کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اُن کے لئے رشد وہدایت کا دروازہ کیسے کھلا؟ انہوں نے لہو ولعب اور فواحش و منکرات کی زندگی کیوں ترک کی؟ ۲۲ سالہ فلمی زندگی میں کیا دیکھا؟ اور اب وہ کیا محسوس کرتے ہیں؟ یہ اور ایسے کئی سوالوں کے جوابات ان کی اس تقریر میں موجود ہیں جو انہوں نے ۱۰ مارچ ۱۹۹۵ء کو دارِ بنی ہاشم ملتان میں اجتماعِ جمعہ میں کی۔ وہ ابنِ امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری کی دعوت پر تشریف لائے اور حضرت شاہ جی کے خطاب کے بعد مسلمانوں سے ایمان پرور خطاب کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میرے جان سے پیارے معزز شاہ جی اور میرے مسلمان بھائی جو اس وقت یہاں تشریف رکھتے ہیں جو سن رہے ہیں اور جو نہیں سن رہے ان کو بھی میں اپنا سلامِ عقیدت پیش کرتا ہوں۔ دوستو! میں کوئی واعظ نہیں ہوں کوئی عالم نہیں ہوں۔ اتنے بڑے علماء کے سامنے میرا اس کرسی پر بیٹھنا بھی اس کرسی کی توہین ہے۔ لیکن مجھے حکم ہے شاہ جی کا کہ بیٹھ کے کچھ کہنا ہے۔

دوستو! میرے متعلق جو بات کہی گئی اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اللہ پاک کا انعام عظیم ہے، خاص عنایت ہے کہ اللہ نے مجھے آج اس جگہ بیٹھا دیا۔ اس ممبر پر جہاں اس کے پیغمبر حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو درس دیا کرتے تھے۔ یہ انعام چھوٹا انعام نہیں ہے۔ میں سنا کرتا تھا کہ دین میں بہت عزت ہے۔ لیکن داخلے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ عزت کیا ہے۔ آپ یقین کریں کہ میں مسجد کی طرف سے گذر

میں نے بائیس سال ٹیلی ویژن، فلم اور سٹیج پر گندگی پھیلائی

جاتا تھا لیکن کوئی طاقت تھی جو مجھے اندر نہیں گھسنے دیتی تھی۔ اور وہ طاقت ہار گئی، وہ شیطانی طاقت تھی۔ ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ شیطان کے پاس ۷۰ ہزار قسم کے نورانی ہتھیار ہیں جن سے وہ مسلمانوں کو بھٹکاتا ہے بڑے عمل چھڑوا کر چھوٹے پر لگاتا ہے۔

میرا نام عابد بٹ ہے میں نے ۲۲ سال ٹیلی ویژن، فلم، سٹیج پر گندگی پھیلائی اور میں دنیا کے بڑے بڑے سٹیجوں پر بڑے بڑے شو کرنے لگ گیا۔ انڈیا، بنگلہ دیش اور پاکستان کے بڑے بڑے نامور فنکار میرے ماتحت کام کرنے لگے۔ ہر شخص اپنے فیلڈ میں چاہتا ہے کہ اس کا مقابلہ کرنے والا کوئی نہ ہو۔ اگر کوئی ڈاکٹر ہے تو وہ چاہے گا کہ اس جیسا کوئی ڈاکٹر نہ ہو۔ پروفیسر ہے تو وہ چاہے گا کہ اس کا کوئی ثانی نہ ہو۔ پچھلے رمضان المبارک میں مجھے شیطان نے بہکایا کہ رمضان آ رہا ہے، اعتکاف کر لے۔ کہ اللہ کے گھر میں بیٹھ کر جو مانگا جاتا ہے وہ ضرور دیتے ہیں۔ تو مانگ کہ اللہ مجھے دنیا کا سب سے بڑا اداکار بنا دے۔ میں ۲۰ ویں روزے اعتکاف میں بیٹھ گیا اور رو رو کر یہی دعا کرتا رہا یا اللہ مجھے دنیا کا سب سے بڑا فنکار بنا دے، مجھے دنیا کا سب سے بڑا ایکٹر بنا دے، تیرے خزانے میں کا ہے کی کمی ہے۔ ۲۷ ویں رمضان المبارک میں تہجد کے نوافل پڑھنے کے بعد اللہ کے ہاں گڑگڑا رہا تھا اور رو رہا تھا۔ میرے چار ساتھی اور بھی وہاں موجود تھے۔ وہ سو رہے تھے میں جاگ رہا تھا۔ اس لالچ سے کہ آج یقیناً میری سنی جائے گی۔ اس دن دل میں ایک اطمینان سا تھا اور میں چیخیں مار مار کر رو رہا تھا۔ منہ میں کپڑا لے لیا کہ میرے ساتھی میری اس آواز سے اٹھ نہ جائیں۔ میں رو رہا تھا اور مانگ رہا تھا کہ اللہ نے میرے دل سے ایک ایسی بات نکلوا دی کہ وہاں شیطان کی شکست ہو گئی۔ اللہ نے بات کیا نکلوا دی کہ اے اللہ! اگر تجھے یہ کام پسند نہیں ہے تو مجھے ویسا بنا دے جس طرح تجھے اپنا انسان پسند آ جاتا ہے۔ تو اللہ نے مجھے ایسا بنا دیا۔ یہاں شیطان کی شکست ہو گئی۔ اللہ نے جب اپنے ہی فیصلے کے مطابق مجھے بنایا تو کہا لے اب تو بستر اٹھا، میں مار۔ اور در در کی خاک چھان اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے پر چل۔ اور میری دونوں کی دونوں دعائیں قبول ہو گئیں۔ کہ میں اس دنیا کا اس وقت سب سے بڑا فنکار ہوں کیونکہ کوئی فنکار میری طرح ممبر پہ بیٹھ کر وعظ نہیں کر سکتا۔ کسی فنکار کو اللہ نے یہ توفیق نہیں دی کہ یہاں بیٹھ کر اپنے مومن بھائیوں سے، اپنے علماء کے سامنے بیٹھ کر یہ جرأت کر سکے۔ یہ بھی بنا دیا اور اللہ نے اپنی

اب مجھے یوں لگتا ہے جیسے میرے دل پر کسی نے ہاتھ رکھا ہوا ہے

پسند کا انسان بھی بنا دیا۔ دوستو! آپ یقین کریں کہ میں جس طرح کے کپڑے پہنتا تھا ویسی میری گاڑی ہوا کرتی تھی۔ یہ ایک سال پہلے کی بات ہے۔ کوئی مدتوں کی بات میں آپ سے عرض نہیں کر رہا۔ ویسے ہی کپڑے ویسی ہی خوشبوئیں ویسی ہی گاڑیاں۔ بائیس بائیس ہزار روپے کے بوٹ پہنا کرتا تھا لیکن یقین کریں اللہ جانتا ہے مجھے بائیس

اے اللہ! تو مجھے اپنی پسند کا انسان بنا دے

سال نیند نہیں آئی میں نیند کو ترسا کرتا تھا۔ لیکن ایک سال سے آپ یقین کریں میں اٹھتا ہوں اور پھر سو سکتا ہوں۔ آج میرے سکون کا یہ عالم ہے کہ مجھے لگتا ہے کہ میرے دل پہ کسی نے ہاتھ رکھا ہوا ہے اور پہلے میرا یہی دل اس قدر کڑھتا تھا بے چین ہوتا تھا۔ لاکھوں کماتا لیکن کروڑوں کی بے سکونی میرے دل میں گھر کئے ہوئے تھی۔ یہ راستہ بہت بڑا راستہ ہے۔ جیسے ہمارے سید بھائی ابھی فرما رہے تھے کہ دنیا نے اپنی اپنی خواہشات کے محل تعمیر کر لئے، شخصیت پرستی یہاں تک پہنچ گئی کہ اللہ کے دین میں بھی نکتہ چینی شروع کر دی اور اپنی شخصیت کے بت بنا کے انہیں پوجنا شروع کر دیا اور یہ بھول گیا کہ اللہ کے پاس بھی ایک دن ہم نے جانا ہے، قبر میں بھی جانا ہے، اس کے لئے میں نے کیا سوچ رکھا ہے۔ آج ہم ذات کی نفی نہیں کر سکتے تو اور کسی برائی کو ہم کیسے مٹائیں گے۔ اس دل میں اتنی برائیاں پیدا کر دیں ہم نے جس دل میں اللہ رہتے ہیں۔ اب تو سائنس بھی کہہ رہی ہے کہ جسم دماغ کے تابع ہے یعنی ہم کچھ کھاتے ہیں تو دماغ بتاتا ہے یہ ٹھنڈا ہے گرم ہے کڑوا ہے میٹھا ہے کوئی چیز ہاتھ میں تھامتے ہیں تو دماغ فیصلہ کر کے بتاتا ہے یہ کھردرا ہے سخت ہے۔ سائنس پریشان ہے کہ یہ جو الٹا برتن لٹک رہا ہے یہ اکیلا خود سری کر رہا ہے۔ یہ کسی کے تابع نہیں ہے۔ اگر آپ دل کا نقشہ بنائیں تو آپ کو بالکل نظر آئے گا یہ اللہ لکھا ہوا ہے۔ اور سٹیتھسکوپ لگا کر اگر آپ سنیں تو اس میں سے ایک آواز پیدا ہوتی ہے۔ جس کو ڈاکٹر اپنی ٹرمینالوجی میں کہتے ہیں لگ ڈگ۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ سٹیتھسکوپ اپنے کانوں سے لگا کر کسی کے دل کی دھڑکن سنیں جو غیر اللہ ہیں وہ کہتے ہیں لگ ڈگ، لگ ڈگ کی آواز آ رہی ہے آپ غور سے سنیں وہ لگ ڈگ نہیں ہے وہ لبیک، لبیک، لبیک ہے۔ ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ جو اللہ ہے وہ دل میں رہتا ہے اور وہ شہ رگ سے قریب ہے۔ شہ رگ دل کے قریب ایک ٹیوب ہے جو سارے جسم کو خون مہیا کرتی ہے اس کے قریب دل ہے۔ اسی لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا اور آج ہم اس دل کے اندر کتنی گندی خواہشات لے کے پھر رہے ہیں، اس دل میں جہاں اللہ رہتا ہے۔ ہم اپنی ذات کو بلند کرنے کیلئے دین

جس طرح کپڑے پہنتا ویسی ہی میری گاڑی ہوتی

کو گرا رہے ہیں اور اللہ جہنم کے گڑھوں میں گرائے گا۔ یہ بات ہمارے دماغوں سے شیطان نے نکال دی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا یہ بتایئے کہ چیونٹی کے پاؤں ہوتے ہیں۔ لوگ بڑے شرارتی تھے۔ آپ نے فرمایا۔ ہوتے ہیں۔ کہ جی نظر تو کبھی نہیں آئے۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم کبھی اتنے جھکے کہ تمہیں نظر آئیں۔ ارے اس کے پاؤں دیکھنے کیلئے اتنا جھکنا بھی پڑے گا۔ جیسے سید بادشاہ ابھی فرما رہے تھے کہ آج ہمیں اس دین میں کتنے نقص نظر آ رہے ہیں اور یہ تو اس اونٹ کی بات ہے۔ کہ آپ حضرت محمد صلی

مجھے بائیس سال نیند نہیں آئی میں نیند کو ترسا کرتا تھا

اللہ علیہ وسلم ایک جگہ تشریف فرما تھے تو ایک اونٹ آیا اور آگے گردن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں میں ڈال دی اور کچھ بولا۔ اتنے میں اس کا مالک آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا ہو گیا تم آ گئے یہ اونٹ تمہاری شکایت کر رہا تھا کہ جب میں جوان تھا تو یہ مجھ سے بڑے بڑے کام لیتے تھے میں پانی بھی ان کا بھرتا تھا۔ مجھ پر کھجوریں بھی لادی جاتی تھیں میں ان کی سواری کے بھی کام آتا تھا اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو میرے خلاف سازش ہو رہی ہے کہ اس کی گردن پہ چھری چلادی جائے اس کے سری پائے کھاتے ہیں اس کا گوشت کھائیں گے۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے دے دو۔ مالک کہنے لگا۔ ہاں ہم بھی یہی سوچ رہے تھے کہ اسے کھا لیا جائے۔ کہ یہ ہمارے کسی کام کا نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اونٹ مانگا۔ تو عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ بھی آپ پر قربان۔ یہ اونٹ کیا چیز ہے۔ اونٹ دے دیا گیا۔ جب وہ مالک چلا گیا تو اونٹ نے منہ اٹھا کر ایک آواز نکالی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آمین فرمایا۔ دوسری آواز نکالی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آمین کہا۔ تیسری آواز نکالی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آمین کہا چوتھی پھر نکالی تو آپ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! یہ ماجرا ہماری سمجھ میں نہیں آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ اونٹ مجھے دعائیں دے رہا تھا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! جس طرح تو نے میرے دل کا خوف ختم کیا اللہ تیرے دل کا بھی خوف ختم کر دے! میں نے آمین کہا۔ دوسری مرتبہ کہا اے اللہ کے نبی ﷺ! تیری امت کو کبھی قحط سے موت نہ آئے۔ میں نے آمین کہا۔ تیسری مرتبہ کہا اے اللہ کے نبی ﷺ تیری اُمت کو کبھی کافر ختم نہ کریں۔ تو میں نے آمین کہا۔ چوتھی مرتبہ اس نے کہا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! تیری امت جڑی رہے تو میں رو پڑا۔ اس لئے کہ میرے اللہ نے مجھے پہلے بتا رکھا ہے کہ میری امت میں فتنہ ہو گا یہ اطلاع ہمیں آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے مل چکی لیکن اس کیلئے ہم نے کوئی تدبیر نہیں کی یہ قرآن بھی ہمیں آگاہ کر رہا ہے۔ قدم قدم پر ہمیں سمجھا رہا ہے جس طرح ہمارے سید بادشاہ فرما رہے تھے کہ ہم نے کبھی اپنے گریبان میں جھانک کر نہیں دیکھا کہ ہم میں کیا کیا نقص ہیں آج ہمارے گھر سے دین کو دھکے دیئے جا رہے ہیں، حرام ہمارے کاروبار میں گھسا ہوا ہے وہ دین جسے پھیلانے کیلئے وجہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنی تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ فرمایا کہ اگر کائنات کے سارے دکھ اکٹھے کر دیئے جائیں تو میرے دکھ ان پر بھاری ہیں جو میں نے دین پھیلانے کے لئے اٹھائے۔ آپ ﷺ کے جان سے پیارے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیسی بے دردی سے شہید کیا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کان کاٹ دیئے گئے۔ ناک کاٹ دیا گیا ہونٹ کاٹ دیئے گئے پیٹ چاک کر کے انتڑیاں کترا کترا کر دی گئیں اور کلیجہ چبایا گیا پھر بھی دعوت دی جا رہی تھی اے وحشی! لاالہ الا

اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ لے دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جائے گا آج ہماری طرف کوئی انگلی اٹھا دے تو ہم کہتے ہیں اس کی انگلی کاٹ دیں اور قربانیوں کا عالم دیکھیں کہ آپ کے راستے میں کانٹے بچھائے جا رہے ہیں آپ ﷺ کی بیٹیوں کو طلاقیں دی جا رہی ہیں۔ بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پیٹ میں نیزہ مارا گیا آپ کا بچہ پیٹ میں مر گیا آپ اسی زخم سے شہید ہو گئیں اور پھر بھی لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی دعوت دی جا رہی ہے۔ یہودی کا جنازہ دیکھ کے رو رہے ہیں اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پوچھ رہے ہیں کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ایک کافر کے جنازے پر رو رہے ہیں تو فرمایا "میں یہودی کے جنازے پر نہیں رو رہا۔ "آج میرا ایک امتی بغیر کلمے کے دوزخ میں چلا گیا۔" آج ہمیں اپنی نمازوں پر تو بڑا فخر ہے۔ آج ہم قرآن مجید پڑھ کے بڑے مطمئن ہیں۔ میں تسبیح کر کے بڑا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں جنت کا مالک بن گیا ارے وہ واقعہ کیوں بھول گیا جب اللہ نے کہا اس بستی کو تباہ کر دو جہاں گناہوں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ گئی تھی تو فرشتوں نے عرض کیا یااللہ وہاں تیرا ایک ایسا چاہنے والا بھی ہے جو ہر وقت سجدے میں پڑا ہوا تیرا ذکر کرتا رہتا ہے تجھ سے ڈرتا رہتا ہے تو اللہ پاک نے فرمایا کہ ساری کی ساری یہ بستی اس کے سر پہ الٹ دو۔ کیونکہ یہ خود غرض نمازیں پڑھنے والا ہے۔ اسے اپنی جنت کی فکر ہے مگر لوگوں کو جہنم کی طرف گامزن دیکھ رہا ہے روکتا نہیں۔ اللہ کو صرف انفرادی اعمال پسند نہیں ہیں۔ ورنہ یہ کلمہ لے کر اللہ کے پیارے رسول ﷺ دروازے دروازے پر کیوں گئے ایک ایک دروازے پر ۷۰ مرتبہ گئے اور بعض مرتبہ تو ایک دن میں کئی کئی مرتبہ ایک ہی دروازے پر گئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے یارسول ﷺ آپ ابھی تو وہاں گئے تھے اب پھر وہاں جا رہے ہیں تو آپ ﷺ فرمایا کرتے مجھے کیا معلوم کہ اللہ نے کون سا وقت اس کی ہدایت کے لئے چن رکھا ہے۔ اسی طرح ایک عورت چار مردوں کو جہنم میں لے جائے گی وہ جنت میں جا رہے ہوں گے وہ کہے گی یا اللہ! یہ میرا باپ، یہ میرا بھائی، یہ میرا خاوند، یہ میرا بیٹا اذان ہوتے ہی مسجد کو لپکتے تھے مگر مجھے کبھی نہیں کہا تھا۔ اللہ فرمائے گا جہنم میں ڈال دو ایک غیر نمازی کی نحوست ۸۰ گاؤں تک جاتی ہے اور نحوست کا کیا مطلب ہے جس پر اللہ کی رحمتیں اترنا بند ہو جائیں۔ یہ ہم نہیں سوچیں گے تو بھائی کون سوچے گا اس دین کو پھیلانے کے لئے اللہ کے محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنی تکلیفیں اٹھائی ہیں آج اس دین کو سینے سے لگانے کیلئے کوئی تیار نہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرما دیا اللہ کا دین ہر کچے پکے مکان میں گھس کے رہے گا جیسے ہمارے سید بادشاہ فرما رہے تھے کہ اگر ہم خدا رسول کی بات پر یقین نہیں کریں گے تو مسلمان نہیں کہلا سکتے۔

میں بائیس ہزار کے جوتے پہنا کرتا تھا

اللہ نے ہمیں سنہری موقع فراہم کر رکھا ہے کہ اگر ہم آج اسے پھیلانے میں تھوڑا تھوڑا حصہ ڈال لیں گے تو قیامت والے دن اللہ ہمیں پیغمبروں کے سائے میں کھڑا کر دیں گے اور جو انعامات پیغمبروں کو ملیں گے ہمیں اُن کے صدقہ میں حصہ ملے گا۔ اللہ کے خزانے میں کوئی کمی تو نہیں آ جائے گی دوستو! آج تک ہم نے اللہ کی دی ہوئی زندگی اپنی مرضی سے گزار دی آج یہ تہیہ کر لیں کہ باقی کی جو زندگی ہے جس کا ہمیں علم ہی نہیں اللہ کی مرضی سے

گزاریں گے۔ پچھلی زندگی تو یقین سے گزار دی نا! آج کسی کے اگر چالیس پنتالیس یا پچاس سال گزر گئے وہ تو یقین سے گزر گئے آنے والے تو ایک لمحے کا بھی یقین نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے جس کا مفہوم یہ ہے کہ " یہ جو پانی میں نے منہ میں ڈالا ہے مجھے اس کا بھی یقین نہیں کہ میں اسے نگل بھی سکوں گا یا نہیں" آج میں کیا سوچ کے بیٹھا ہوا ہوں کہ اچھا ابھی بڑا وقت پڑا ہے یہ اتنا سنہری موقع ہے کہ دین میں تھوڑا تھوڑا حصہ ڈال لوں! اس چڑیا کو دیکھو جو نمرود کی آگ بجھانے کیلئے چونچ میں پانی لے کر جا رہی تھی تو پوچھا تیری اس چونچ بھر پانی سے نمرود کی آگ بجھ جائے گی؟ تو کہنے لگی مجھے اس سے غرض نہیں کہ اس سے آگ بجھے گی یا نہیں میں چاہتی ہوں کہ قیامت والے دن اللہ پاک مجھے نمرود کی آگ بجھانے والوں میں شمار کر لے۔ ہدایت دینا اللہ کے اختیار میں ہے۔ اس لئے مجھے بھی ہدایت مل گئی۔ ہدایت تو بھئی! اللہ نے دینی ہے لیکن اس کیلئے ہمیں گھروں سے نکلنا پڑے گا۔ اپنے نرم گرم بستر چھوڑنے پڑیں گے پھر ہدایت ملے گی پیٹ پر پتھر باندھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ کی ہے۔ ہمیں تو بڑے آرام ہیں۔ ٹرینوں، جہازوں میں جا رہے ہیں۔ اچھا کھا رہے ہیں اچھا پی رہے ہیں گرم نرم مسجدوں میں رہ رہے ہیں۔ اگر ہم تبلیغ نہیں کریں گے تو دو نمبر مسلمان ہیں آج دو نمبر کا نعرہ تو لگ رہا ہے چیزوں پر کہ یہ دو نمبر ڈاکٹر ہے پکڑلو۔ یہ دو نمبر پولیس والا ہے پکڑلو اور جب ہم دو نمبر مسلمان ہو کر اللہ کے ہاں جائیں گے تو اللہ ہمیں نہیں پکڑے گا؟ اور اللہ کی پکڑ تو بہت سخت ہے۔ اللہ ہمیں اس پکڑ سے بچا لے اور اللہ پاک ہمیں اپنے دین کے راستے کے لئے چن لے۔ اس کے لئے آپ سب لوگ تیار ہیں ان شاء اللہ! اور یہی زندگی ہے دوستو! اگر ہم اپنے گھروں کے آرام دیکھیں گے تو قبروں کی بے آرامی بھی ہمارے ذہنوں میں ہونی چاہیئے۔ فرمایا کہ قبر کو مٹی کا ڈھیر نہ سمجھو یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ تو اللہ پاک آخرت کے آرام کے جذبے کو ہمارے دل میں بسا دے اور آخرت کیلئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ باتیں تو بھائی میں بہت کر سکتا ہوں میں پہلے باتوں کا ہی کھایا کرتا تھا۔ لیکن مقصد باتیں کرنا نہیں ہے مقصد یہ ہے کہ تمام مسلمان اعمال کی طرف لوٹ آئیں جن اعمال کو ترک کر کے آج پوری دنیا میں مسلمانوں کو چھتر پڑ رہے ہیں مسلمانوں کا کوئی عمل اچھا ہو گا تو دنیا پر اس کے اچھے اثرات ہوں گے برے عمل کرے گا تو برے اثرات ہوں گے یہ تو ہمیں یقین ہے کہ امریکہ میں کشتیاں چل رہی ہیں تو یہاں ہم سٹلائٹ کے ذریعے دیکھ رہے ہیں اور اللہ کے سٹلائٹ پر ہمیں یقین ہی نہیں ہے اللہ پاک ہمیں یقین کی توفیق عطا فرمائے اور دعا کیجئے کہ اللہ پاک ہمیں ایک نمبر مسلمان بنا دے۔ جب اللہ کے ہاں پیش ہوں تو ہم مسکراتے ہوئے اللہ کی عدالت میں پیش ہوں۔ (آمین ثم آمین)